صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 22 مئی 2015ء بمطابق 03 شعبان 1436 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قَدۡ اَفۡلَحَ مَن تَزَکّٰیۙO وَذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰیۙO بَلۡ تُؤۡثِرُونَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَاO وَالۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰیۙ O اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُولٰیۙO صُحُفِ اِبۡرٰھِیمَ وَمُوسٰیۙ۔

(ترجمہ): بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا۔ اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے۔ یہ بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے۔ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اسمبلی کی پارلیمانی سال دوئم کی کارکردگی رپورٹ

جناب سپیکر: سب سے پہلے تو میں، چونکہ آج days 100 ہمارے پورے ہوئے ہیں تو میں اس پر ایک، میں تھوڑا اس کے حوالے سے جو ہماری کارکردگی رہی ہے، میں اس کی ایک رپورٹ اسمبلی کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ موجودہ اسمبلی نے 29 مئی 2013 کو حلف اٹھایا تھا، ہم اللہ کے فضل سے اپنا دوسرا پارلیمانی سال 28 مئی کو پورا کر رہے ہیں۔ میں آپ سب کو دوسرا سال مکمل ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ موجودہ اسمبلی کے دوسرے سال کی کارکردگی سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس سال اسمبلی کے دو اجلاس منعقد ہوئے جس میں موجودہ اجلاس بھی شامل ہے اور آج تک کل days 100 کی کارروائی مکمل کی گئی جو آئین کی روح کے عین مطابق ہے۔ حکومتی کارکردگی قانون سازی سے جانی جاتی ہے اور اسمبلی کو بھی قوانین، چاہے بل کی شکل میں ہوں یا آرڈیننس کی شکل میں ہوں، ایوان کے سامنے پیش کرنا ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے آپ کی آگاہی کیلئے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ موجودہ اسمبلی کو کل 44 بلز، آرڈیننس حکومت کی طرف سے موصول ہوئے جن میں سے 37 پاس کئے گئے اور تین کمیٹی کے حوالے کئے گئے جبکہ ایک زیر غور ہے۔ اس کے علاوہ پانچ پرائیویٹ ممبرز بل موصول ہوئے جس میں سے ایک پاس کیا گیا جبکہ دو اسمبلی میں پیش کئے گئے، نیز دو حکومت کے زیر غور ہیں۔ مذکورہ قوانین میں جو قانون سازی خصوصی اہمیت کی حامل ہے، ان میں سے چیدہ چیدہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن میں:

The Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants Retirement Benefit and Death Compensation Bill, 2014; The Khyber Pakhtunkhwa, Senior Citizens Bill, 2014; The Khyber Pakhtunkhwa, Technical Education and Vocational Training Authority Bill, 2014; The Khyber Pakhtunkhwa, Health Care Commission Bill, 2015; The Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2015; The Khyber Pakhtunkhwa, Medical Officers (Regularization of Services) Bill, 2015

شامل ہیں۔ موجودہ اسمبلی کو اس سال 826 سوالات موصول ہوئے جن میں سے 227 سوالات نمٹائے گئے جبکہ 102 قراردادیں موصول ہوئیں جن میں سے 38 پر اسمبلی نے اپنی رائے کا اظہار کیا جبکہ 227 توجہ دلاؤ نوٹسز موصول ہوئے ہیں جن میں سے 45 پر متعلقہ وزراء نے حکومتی موقف بیان کیا، نیز 41 تحاریک التواء

موصول ہوئی ہیں جن میں سے 11 پر تفصیلی بحث کی گئی۔ قائمہ اور دیگر کمیٹیوں کی کل 107 مجالس منعقد کی گئیں جن میں کئی قوانین اور دیگر امور نمٹائے گئے۔اس موقع پر ممبرز اسمبلی کی محنت اور کوششوں کا ذکر نہ کرنا زیادتی ہوگی کیونکہ اسمبلی اجلاس کو چلانے میں ممبران جس دلجمعی سے سوالات، قراردادیں، تحاریک التواء اور توجہ دلاؤ نوٹسز جمع کرتے ہیں اور جس انداز سے وہ عوامی شکایات کے حل کیلئے کوشاں رہتے ہیں، میں ان کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔اس موقع پر یہ بھی واضح کرتا چلوں کہ بہت سے ممبران اپنے بزنس کو ایجنڈے پر لانے میں اصرار کرتے ہیں لیکن بعض اوقات بوجہ قانونی مجبوری کے ان کو وقت نہیں دے پاتا پھر بھی ان کی طرف سے تعاون کا شکر گزار ہوں۔ موجودہ اسمبلی میں سب سے زیادہ سوالات پیش کرنے پر میں مفتی سید جانان صاحب، مفتی فضل غفور صاحب اور محترمہ ثوبیہ شاہد کی کاوشوں کو سراہتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ محترمہ معراج ہمایون صاحبہ، محترمہ آمنہ سردار صاحبہ، جناب منور خان صاحب، جناب جعفر شاہ اور سردار محمد ادریس صاحب اور دیگران تمام ممبران کی کاوشوں کو سراہتا ہوں جنہوں نے قانون سازی کے عمل میں حصہ لیا اور جو دوسروں کیلئے مشعل راہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ دیگر ممبران بھی آنے والے وقتوں میں اسمبلی کارروائی میں حصہ لیں گے اور اپنا قومی فریضہ ادا کریں گے۔ موجودہ اسمبلی کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ہمارے سابق وزیر خزانہ جناب سراج الحق صاحب سیاسی دائرے میں اہم کردار ادا کرتے ہوئے وفاقی سطح پر اپنی پارٹی جماعت اسلامی پاکستان کے امیر منتخب کئے گئے اور بعد ازاں سینٹ کے عہدے کا حلف بھی لیا جو ہم اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ میں آخر میں صوبائی اسمبلی کے جملہ سٹاف کی انتھک محنت اور کاوشوں کو بھی سراہتا ہوں اور ان کا تعاون جو ممبران اسمبلی اور ہمیں میسر ہے، ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں ان تمام اداروں کو خصوصاً پولیس، سیکورٹی ایجنسیاں اور خاصکر صحافی برادری کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اسمبلی اجلاس کے دوران ڈیوٹی سرانجام دی اور ان کے تعاون سے ہم اجلاس کو بہتر انداز میں چلانے کے قابل ہوئے۔ بہت شکریہ جی، اور میں اس پر بھی فخر محسوس کرتا ہوں کہ اس وقت جتنی بھی اسمبلیاں ہیں، ان کی جو مجموعی کارکردگی سامنے آئی ہے تو اس میں الحمدللہ ہماری صوبائی اسمبلی کے پی کے سب سے Leading پہ آگئی ہے اور اس کی باقاعدہ رپورٹ آگئی ہے۔ سب سے زیادہ قانون سازی ہماری اسمبلی نے کی ہے اور سب سے زیادہ تحاریک التواء، ایڈجرنمنٹ موشنز اور دیگر قانون سازی، وہ بھی

صوبائی اسمبلی نے کی ہے جو قابل فخر ہے۔ شکریہ جی۔ اچھا میں آپ کو موقع دیتا ہوں، میں صرف امتیاز شاہد صاحب کو تھوڑا پہلے دیتا ہوں، اس کے بعد آپ کو، امتیاز شاہد صاحب! میں ایجنڈے کو تھوڑا وہ کرتا ہوں اور امتیاز شاہد صاحب! اپنا وہ آئٹم نمبر 8، اس کے بعد میڈم! آپ کو، وہ میں نے ایجنڈا چینج کر دیا۔

مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف سول موبائل کورٹس مجریہ 2015)

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Civil Mobile Courts Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا رائٹ ٹو انفارمیشن مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Information, item No. 9.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Amendment) Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مجلس قائمہ برائے محکمہ ماحولیات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10: Mr. Qurban Ali Khan, member Standing Committee No. 11.

Mr. Qurban Ali Khan: Mr. Speaker, on behalf of Chairman of Standing Committee No. 11, on Environment Department, I beg to move that the report of Standing Committee No. 11, on Environment Department may be adopted, presented in the House on 04-05-2015.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 11, on Environment may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ انتظامیہ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Madam Anisa Zeb Tahirkheli, item No. 11.
Ms: Anisa Zeb Tahir Kheli: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the report of Standing Committee No. 23, on Administration Department may be adopted.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 23, on Administration may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

(Interruption)

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی، تین دنوں کی چھٹی کی درخواست ہے بس میں کارروائی کرلوں پھر آپ بولتے رہیں نا جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب سید جعفر شاہ صاحب 11-05-2015 تا 17-05-2015؛ محترمہ دینا ناز صاحبہ 11-05-2015؛ جناب عبدالحق صاحب، ایڈوائزر 11-05-2015؛ جناب سردار سورن سنگھ صاحب، محترمہ آمنہ سردار صاحبہ، جناب میاں ضیاءالرحمان صاحب، جناب انور حیات صاحب، محترمہ رقیہ حنا صاحبہ، محترمہ خاتون بی بی، جناب شکیل صاحب، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ان سب کی چھٹی 11-05-2015 کیلئے ہے، یہ منظور ہیں جی؟ یہ 19 والا ہے جناب سلیم ایم پی اے، جناب میاں ضیاءالرحمان، جناب سردار ظہور احمد، جناب ملک ریاض صاحب، جناب زاہد درانی، جناب صالح محمد صاحب، جناب ابرار حسین، محترمہ دینا ناز، یہ 19 تاریخ کیلئے، منظور ہیں جی؟

اراکین: منظور ہے۔

جناب سپیکر: 22 کیلئے، جناب سید جعفر شاہ صاحب، جناب مشتاق احمد غنی صاحب، جناب سکندر حیات شیر پاؤ صاحب، جناب سردار ظہور احمد صاحب، جناب ابرار حسین صاحب، جناب صالح محمد صاحب، جناب زاہد درانی، جناب ضیاءالرحمان، جناب حبیب الرحمان صاحب، منظور ہیں؟ جناب گوہر نواز صاحب، جناب راجہ فیصل زمان صاحب، جناب فریڈرک عظیم صاحب، جناب فضل حکیم صاحب، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا، جناب شیر از خان، محترمہ دینا ناز، بابر سلیم 22 تاریخ کیلئے، منظور ہیں جی؟

اراکین: منظور ہیں۔

رسمی کارروائی

(رہائشی علاقوں میں تعلیمی اور کاروباری سرگرمیاں)

جناب سپیکر: میڈم، جی بسم اللہ۔ میڈم انیسہ زیب! آپ وہ مجھے بھیج دیں، جی جی، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، 16 دسمبر 2014 کو ایک بہت ہی افسوس ناک واقعہ ہمارے کے پی کے کے اے پی ایس کا واقعہ ہوا اور اس کے بعد جناب سپیکر صاحب! بہت سے بچوں نے جو شہادتیں دیں، ان کے ٹیچرز نے شہادتیں دیں، اس کے بعد گورنمنٹ نے ایک انسٹرکشن جاری کی کہ تمام جو سکولز ہیں اور کالجز ہیں پرائیویٹ، وہ اپنی سیکورٹی اور اپنی جو دیواریں ہیں ان کی اور اپنی سیکورٹی کے پوائنٹ آف ویو سے اپنے کالجز اور سکولز کو Update کر لیں۔ جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہتی ہوں جی اور اس کے بعد جناب سپیکر صاحب! جو پرائیویٹ سکولز کے اونرز تھے، انہوں نے کافی خرچہ کر کے اپنے سکولز کو سیکورٹی پوائنٹ آف ویو سے ٹھیک کر دیا۔ ابھی Recently جناب سپیکر، یہ بات ہوئی کہ ان کو کہا گیا کہ آپ یونیورسٹی ٹاؤن اور حیات آباد اور Residential Area سے تمام کالجز اور سکولز جو ہیں یہاں سے ہٹا لئے جائیں اور یہاں جناب سپیکر! چار مہینے کی ان کو مہلت دی گئی جو کہ بہت کم ہے۔ اس پہ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہاں پہ ہمارے منسٹر صاحب لوکل گورنمنٹ کے بیٹھے ہوئے ہیں، عنایت اللہ صاحب سے پہلے ہی بات ہو چکی ہے کہ اس سے تقریباً تیس چالیس ہزار بچے جو ہیں وہ ایجوکیشن سے بھی محروم ہوں گے اور جناب سپیکر! جن لوگوں نے اس میں انویسٹمنٹ کی ہوئی ہے، یہاں پہ اونرشپ ہے جن لوگوں کی اور جو ایجوکیشن کی خدمت کر رہے ہیں جناب سپیکر صاحب! ان کو بھی کافی Loss ہو گا۔ میں آپ کے توسط سے یہ بات کرنا چاہوں گی یہاں پہ اپنے لوکل منسٹر صاحب سے، عنایت اللہ صاحب سے کہ ان کیلئے کچھ کیا جائے جناب سپیکر! کیونکہ تیس ہزار بچے ایجوکیشن سے بھی محروم ہو جائیں گے اور جناب سپیکر صاحب، سیکورٹی پوائنٹ آف ویو سے یہ لوگ کہاں جائیں؟ یعنی ان کو نہ تو صدر میں، نہ سٹی میں، نہ کہیں اور ان کو جب جگہ نہیں مل رہی ہے تو میری پہلے بھی ایک Suggestion یہی تھی، آپ کے توسط

سے میں نے ان کو بتایا تھا کہ اگر ان لوگوں کیلئے ایک ایسی جگہ مختص کر دی جائے کہ جہاں پہ صرف یہ سکولز ہی ہوں تو نہ لوگوں کو پرابلم ہو لیکن یہ ایک ٹائم لے گا، میں جناب سپیکر صاحب! آپ سے درخواست کروں گی کہ مجھے پھر اجازت دی جائے کہ میں ایک امنڈمنٹ جو لوکل بل ہے، اس میں ایک امنڈمنٹ کرنا چاہوں گی تاکہ وہ میں سیکرٹریٹ میں جمع کروادوں تاکہ ان لوگوں کو پریشانی نہ ہو اور طلباء جو اپنی تعلیم مکمل کر رہے ہیں تاکہ، کیونکہ یہ گورنمنٹ ایجوکیشن پہ بہت توجہ دے رہی ہے، یہ اس بات کا نعرہ لگا رہی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ ایجوکیشن کے نام سے ان لوگوں کو یعنی یہاں سے Dislocate نہیں کیا جائے گا اور ان لوگوں کو Proper ایک جگہ جب وقت آئے گا تو دے دی جائے گی لیکن تب تک ان کو وہاں پہ اپنے سکولز اور کالجز چلانے کی اجازت دی جائے۔ جناب سپیکر! میں آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ خان! عنایت اللہ خان۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر! میڈم نے جو نکتہ اٹھایا ہے، یہ خصوصاً جو یونیورسٹی ٹاؤن ہے، اس کی طرف انہوں نے اشارہ کر دیا ہے۔ یہ جو ہمارے Planned towns ہوتے ہیں، ان کے Bylaws ہوتے ہیں اور وہاں جو بلڈنگز ہوتی ہیں، 'بلڈنگز کوڈ' کو Follow کرنا پڑتا ہے، وہاں کی جو Activities ہوتی ہیں، وہ اس پلاننگ کے تحت ہوتی ہیں جو ان Planned towns کیلئے کی گئی ہوتی ہیں۔ یونیورسٹی ٹاؤن کا مسئلہ یہ ہے کہ اس کے Bylaws بڑے پرانے ہو چکے ہیں اور یہاں Commercial activity جو ہے، وہ بہت عرصے سے ہو رہی ہے اور عملاً ٹاؤن کے اندر کوئی 475 یا 500 کے Around گھر ہیں، اس میں سے 90% Almost کے اندر Commercial activity ہو رہی ہے، یہ کوئی 400 کے اوپر لگ بھگ گھر ہیں کہ اس کے اندر Commercial activity ہو رہی ہے۔ ہماری مشکل یہ ہے کہ اس پہ ہائی کورٹ، سپریم کورٹ کے Decisions آ چکے ہیں کہ ان علاقوں سے، Residential area سے Commercial activity پہ پابندی لگائی جائے اور ٹاؤن کے اندر اس وقت بڑے پیمانے پہ سکولز ہیں، ان سکولوں کے اندر ہزاروں بچے جو ہیں وہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اس میں بڑے Historical Hospitals اور کلینکس بھی موجود ہیں جو کہ Sixties کے Seventies اور Seventy five سے یہاں کام کر رہے ہیں اور بعض میرے خیال میں

اس دور کے بھی ہیں۔ تو یہ ایک Difficult issue ہے، اس پہ میں نے خود میٹنگز کیں، اسمبلی کے اندر نکتہ اعتراض جعفر شاہ صاحب نے اٹھایا اور اس کے نتیجے میں میں نے ٹاؤن کے Residents کو بھی بلایا اور ٹاؤن کے اندر یہ جو Commercial activities کرنے والے لوگ ہیں، ان کے نمائندوں کو بھی بلایا، یاسین خلیل صاحب بھی اس میٹنگ کے اندر موجود تھے، ہم نے ان کے ساتھ، لیگل ان کے ایکسپرٹس بھی تھے، ان کے لیگل ایڈوائزرز بھی تھے اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی تھے اور بڑی ہماری تفصیلی اس پہ گفتگو ہوئی اور میری کوئی تین چار میٹنگز اس کمیونٹی کے ساتھ ہو گئی ہیں۔ میرا خیال ہے ٹاؤن کے لوگوں کا مسئلہ Genuine ہے اور وہاں جو Commercial activity ہو رہی ہے، اس کو اگر ہم بند کریں گے تو اس سے بہت بڑی بے روزگاری کا خطرہ ہے اور Educational institutions specially جو ہیں اور ہیلتھ کے جو کلینکس اور ادارے ہیں، وہ جب Hit ہوں گے تو اس کا بھی بڑا برا اثر پڑے گا، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کا کوئی حل نکلنا چاہیئے اور اس کی جو ہماری ڈیبیٹیں اور ڈسکشنز ہوئی ہیں، اس میں اس کے بغیر کوئی راستہ نہیں ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے اندر امنڈمنٹ کی جائے، ہمارے جو کرنٹ لاز ہیں، اس کے اندر یہ Cover نہیں ہیں اور لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے اندر اگر کوئی امنڈمنٹ ہو جاتی ہے جس کے اندر ایک ٹائم پیریڈ کے اندر ان کیلئے Alternate بندوبست ہو جاتا ہے جو کہ فوری طور پر ممکن نہیں ہے، چار، پانچ، چھ مہینے، ایک سال کے اندر ممکن نہیں ہے۔ میرے خیال میں Ideally تو یہ ہونا چاہیئے کہ اس پشاور سٹی کے اندر کار سٹی ہو، اس پشاور کے اندر ایجوکیشن سٹی ہو، اس کے اندر ہیلتھ سٹی ہو اور یہ جتنی بھی Activities ہیں، وہ ایک Roof کے اندر اور ایک چھت کے نیچے یہ ساری Organized ہوں اور یہ پورا پشاور جو ہے، یہ ایک Planned city بن جائے اور اس کی یہاں سے مطلب یہ جو Mixing ہے اس وقت Commercial activities کی اور Residential areas کی، یہ سلسلہ ختم ہو۔ یہ میرا خیال ہے کہ کوئی فوری طور پر یہ کام ممکن نہیں ہے، یہ حیات آباد کے اندر ممکن ہے، یہ ریگی للمہ کے اندر ممکن ہے، یہ جو باقی نئے ٹاؤنز ڈیویلپ ہوئے ہیں، Comparatively ان کے اندر ممکن ہے لیکن جو پرانے کا، پرانا مطلب ٹاؤن، یونیورسٹی ٹاؤن ہے، اس کے اندر یہ ممکن نہیں ہے، اسلئے میں ان کو ایشورنس دلاتا ہوں کہ ان کی طرف سے کوئی امنڈمنٹ اس سلسلے میں آئے گی، اس امنڈمنٹ کو ہم Favorably مطلب دیکھیں

گے اور دیکھیں گے کہ وہ امنڈمنٹ ہمارا جو لوکل گورنمنٹ ایکٹ ہے، اس کی Spirit کے ساتھ وہ Contradict نہ کرے اور اس امنڈمنٹ کے تھرو کوئی ایسی Unbridled bars اور وہ چیزیں نہ ملیں جس کے نتیجے میں پھر ہر کوئی آ کے Claim کرے بغیر کسی Justification کے کہ ہمیں بھی یہ Facility extend کی جائے۔ اگر ان شرائط کے تحت کوئی امنڈمنٹ اسمبلی کے اندر موؤ ہوتی ہے تو حکومت اس کو سپورٹ کرے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میڈم! میں ایک-----

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں یہ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس نے بہت Positively کہا ہے کہ وہ کر لیں گے۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

(پارلیمانی وفد کا دورہ سکاٹ لینڈ)

جناب سپیکر: جی ایک اور میں ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہماری اسمبلی سے میری سربراہی میں معزز اراکین اسمبلی کا ایک وفد سکاٹ لینڈ کے دورے پر گیا تھا جو کہ انتہائی کامیاب رہا۔ اسی دورے کی روشنی میں میں نے ایک سٹیرنگ کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ آئندہ اس بابت مزید اقدامات اٹھائے گی تاکہ صوبہ خیبر پختونخوا اور سکاٹ لینڈ کی اسمبلی و حکومت میں باہمی تعلقات اور روابط بہتر ہو سکیں، جو درج ذیل معزز اراکین اسمبلی پر مشتمل ہے۔ میڈم انیسہ زیب طاہر خیلی اس کی چیئر پرسن ہو گی۔

1۔ محترم سید جعفر شاہ صاحب۔ 2۔ ڈاکٹر حیدر علی صاحب۔ 3۔ محترم جناب نور سلیم صاحب۔ 4۔ محترم ارباب اکبر حیات صاحب۔ 5۔ محترم جناب ضیاء اللہ آفریدی صاحب۔ 6۔ محترم جناب عبدالمنعم صاحب۔ 7۔ محترم مظفر سید صاحب۔ 8۔ جناب شاہ فرمان صاحب۔ 9۔ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔ 10۔ سیکرٹری ٹو کمیٹی عطاء اللہ صاحب۔

میں سیکرٹریٹ کو انسٹرکشنز دیتا ہوں کہ وہ اس کو Immediately notify کرے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی مفتی جانان صاحب! اس Topic پہ آپ بات کرنا چاہتے ہیں، مفتی صاحب؟

مفتی سید جانان: نہیں سر! میرا یہ سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں 'کوئسچنز آور' ابھی میں کرتا ہوں نا، کوئسچنز اب شروع کرتا ہوں۔

مفتی سید جانان: سر! زما دا یو ڈیر ضروری سوال دے۔

جناب سپیکر: اچھا میں کرتا ہوں، ابھی میں، آپ حوصلہ کریں، میں کرتا ہوں جی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions` Hour': Ji, Mohtarama Sobia Shahid, 2269. Not present. 2272, Mohtarama Sobia Shahid. Not present. 2280, Mohtarama Sobia Shahid. Not present. 2313, Malik Noor Salim Khan. Not present. 2337, Mohtarama Anisa Zeb.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ میرے پاس جو کوئسچنز پڑے ہیں، اس میں پہلا سوال تو 2268 ہے، وہ Skip ہو گیا۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، یہ بعد میں، اس کو بعد میں لے لیں گے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اچھا ٹھیک ہے جناب! اوکے جی۔ کوئسچن نمبر 2337، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

* 2337 _ Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Will the Minister for Administration be pleased to state that:

(a) Is it true that vehicles have been allotted to unauthorized persons;

(b) If yes, then please provide:

(i) Fleet of Transport, Model and its occupancy;

(ii) Is allotment of vehicles to unauthorized persons in not violation of rules, please provide complete details?

Mr. Parvez Khattak (Chief Minister) (Answered by Minister for Public Health Engineering): (a) No. It is not true. The Administration Department never allots vehicles to unauthorized persons. The Transport Committee of Provincial Government has authorized the use of a definite number of vehicles for all

Provincial Government Departments and their attached offices. All the offices use vehicles as per authorization. The record of all vehicles and their operating expenses including POL and repair/ maintenance is inspected by the Auditor General of Pakistan on the closure of every financial year. The report is then submitted to Public Accounts Committee, which is constitutional body and headed by Opposition Leader. In case of any unauthorized use of vehicle by any department or its attached offices, the Public Accounts Committee calls in question the head of that department or attached office.

(b) (i) No unauthorized person has been provided vehicles by Administration Department. However details of vehicles of Administration Department are attached at annex-C

(ii) Detail provided as above in (i).

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی</u>: جناب سپیکر! یہ جو سوال تھا میرا، وہ Basically منسٹر ایڈ منسٹریشن جو کہ خود وزیر اعلیٰ صاحب ہیں، ان سے تھا۔ یہ گاڑیوں کی Unauthorized جو Usage ہو رہی ہے تو اس میں جواب تو ان کی طرف سے یہی آیا ہے کہ کوئی ایسی گاڑی نہیں ہے جو Unauthorized ہے لیکن بہت سے Occasions پہ آپ نے خود دیکھا کہ ایسی بہت سی گاڑیاں نظر آئیں، کبھی میڈیا کے ذریعے بھی اور سرکاری گاڑیوں کے نمبر پلیٹس کے ساتھ، تو اس کا تو انہوں نے اپنی طرف سے یہی بتایا ہے ایڈ منسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے کہ یہ گاڑیاں ہم نے الاٹ کی ہیں اور اس کے اوپر ان کا کوئی کنڑول نہیں ہے لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ خاص طور پر جو میڈیا میں بعض اوقات تصویر میں کوئی بھینس Loaded ہے کسی گاڑی میں، یا وہ گاڑیاں جو ہیں وہ مختلف Occasions پہ ہم نے دیکھی ہیں کہ کوئی ایسا سامان جو کہ Irrelevant سامان ہے، مختلف Occasions پہ شادیوں پہ، تو یہ میں سوال سے مطمئن نہیں ہوں۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ اس پر سیر حاصل ڈسکشن ہونی چاہیئے کیونکہ ایڈ منسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے ظاہر ہے حکومت کی جو پالیسی ہے، اس کو سپورٹ کرنے کیلئے صاف بتایا ہے کہ ہم نہیں ہیں لیکن اس حوالے سے جو میڈیا کی رپورٹس ہیں یا عام لوگوں کے مشاہدہ میں جو بات آتی ہے، کئی دفعہ میں خود دیکھتی ہوں، وہ اس معاملے میں نہیں ہیں اور نہ یہاں پہ اس سوال میں اس پر کوئی بات کی ہے۔ اگر فرض کریں کہ کچھ گاڑیاں ایسی ہیں جو کہ افسران جن کو یہ گاڑیاں الاٹ ہوئی ہیں، ان کی Families استعمال کر رہی ہیں تو وہ بھی ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ کیا وہ اس

حوالے سے Authorized ہیں کہ نہیں؟ تو میرا سوال بنیادی طور پر اس کو Unauthorized usage کے حوالے سے تھا جس پہ یہ نہیں ہے، تو میری درخواست ہے کہ اس کو آپ کمیٹی کو ریفر کریں۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! بڑا Valid concern ہے لیکن گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے اور اس کے اوپر جتنی ہماری تیاری ہے اور جتنی میٹنگز ہوئیں، Monetization policy already تیار ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو Concerns ہیں آنریبل ممبر کے، وہ ویسے بھی دور ہو جائیں گے لیکن اس میں کوئی شک نہیں، ہم اس کو جہاں اگر یہ پوائنٹ آؤٹ کر سکتی ہے تو اس کے اوپر بھی گورنمنٹ ایکشن لے گی اور اگر یہ ہاؤس کی ایک Collective responsibility ہے کہ Efficiency بڑھائے گورنمنٹ کی، تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسا کوئی Pinpoint کر سکے کہ یہاں پر یہ غلطی ہو رہی ہے یا ہو تو اس میں کوئی شک نہیں، باقی جو گورنمنٹ نے جو Extra vehicles collect کی ہیں Different departments سے، وہ کافی زیادہ ہیں، کوئی سینکڑوں کے حساب سے، وہ بھی جو ہیں وہ Extra vehicles اب ڈیپارٹمنٹس کے پاس ہیں بھی نہیں اور اصل چیز جو ہے، وہ Monetization ہے کہ جس کے اندر گورنمنٹ کا ایک ویژن ہے کہ گاڑیوں کا کس طرح استعمال ہونا چاہیئے یا اگر جو Entitled ہے یا کس کو گاڑی دینی چاہیئے یا نہیں دینی چاہیئے، یہ اس پالیسی کے اوپر ہم عمل پیرا ہیں، تو ان شاءاللہ یہ شکایت بڑی جلدی دور ہو جائے گی اور ایک پرانا سلسلہ اس طرح چلتا آرہا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ Culturally لوگ اس طرح کرتے رہیں، Over the years کرتے رہیں لیکن موجودہ حکومت اس کے اوپر نظر رکھی ہوئی ہے اور اس کیلئے پالیسی بھی تیار کر رہے ہیں اور کافی ایکشنز بھی ہم لے چکے ہیں، کوئی پانچ چھ سو گاڑیاں ایڈمنسٹریشن والوں نے مختلف ڈیپارٹمنٹس سے لے کر وہ Parked ہیں تو اگر آنریبل ممبر کوئی اس میں Help کر سکتی ہیں، ان کی Suggestions آسکتی ہیں تو اس کے اوپر ہم بات کریں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تیاری کر رہے ہیں کہ اگلے بجٹ میں Monetization کی Policy expected ہے، مجھے Confirm expected ہے کہ اس سے یہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میڈم!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کی اس بات کے ساتھ Agree کرتی ہوں کہ یہ حکومت اس سلسلے میں کافی، ایک پالیسی لا رہی ہے لیکن وہ پالیسی تو جب آئے گی تو آئے گی، موجودہ صورتحال دیکھنا ہمیں ضروری ہے اور اس سلسلے میں جو بے دریغ وسائل اور جو حکومتی ریسورسز ہیں، ذرائع، ان کا جو استعمال ہو رہا ہے، ویسے تو As a Standing Committee Chairperson یہ میرے Prerogative میں ہے کہ میں ان کو اس پہ وہاں پہ کر سکتی ہوں لیکن اگر اسمبلی کی طرف سے یہ ریفر ہو جائے تو اس کو باقاعدہ دیکھا جائے کیونکہ بعض ایسے آفیسرز جن کو Authorized بھی ہیں، انہوں نے بھی ایک سے کئی زیادہ گاڑیاں رکھی ہوئی ہیں اور Unauthorized use نہیں ہے اور جن کو Authorized ہیں، اس پر تو کوئی ہمیں اعتراض نہیں ہے، وہ تو ظاہر ہے حکومت کی ایک Authorization کے مطابق ہے لیکن اس پہ میرا خیال ہے حکومت کو کوئی ایسی توقع نہیں ہونی چاہیئے اور یہ کمیٹی میں اگر جائے تو سامنے وہ سیچویشن آئے گی اور جہاں تک میرا یہ ہے کہ میں اگر کوئی ان کو Pinpoint کروں تو آئندہ سے پھر ہم وہ نمبر لکھنا شروع کر دیں گے لیکن یہ میرا خیال ہے خود ان کے بھی مشاہدے میں کئی دفعہ آتا ہو گا کہ وہ گاڑیاں کہاں کہاں پہ اور کس طرح استعمال ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اگر آنریبل ممبر یہ سمجھتی ہیں اور میں Agree کرتا ہوں ان کے ساتھ، انہوں نے مجھے Convince کیا کہ واقعی اگر بے دریغ استعمال ہے وسائل کا تو اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Agree کرتے ہیں؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں بالکل Agree کرتا ہوں، اس کو کمیٹی میں جانا چاہیئے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. کونسا کوسچن رہ گیا تھا بیچ میں؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: 2268۔

جناب سپیکر: مو نبر سرہ نشتہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: 2268 جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کوسچن 2268، 2268 ۔ہاں میڈم!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر، کوسچن نمبر 2268۔

جناب سپیکر: جی۔

* 2268 _ محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ فارسٹ ڈیویلپمنٹ کارپوریشن میں آفس اسٹنٹس اور ورک اسٹنٹس کو حکومتی پالیسی کے تحت اپ گریڈ کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ فارسٹ ڈیویلپمنٹ کارپویشن میں لیگل اسسٹنٹ کو اپ گریڈیشن پالیسی میں نظرانداز کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا یہ رویہ ذاتی پسند و ناپسند کی بنیاد پر اپنایا گیا ہے، اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ) {جواب سینیئر وزیر (بلدیات) نے پڑھا}: (الف) جی نہیں، فارسٹ ڈیویلپمنٹ کارپویشن ایک خود مختار ادارہ ہے اور اپنے معاملات اپنے بورڈ کے مجوزہ قانون کے تحت حل کرتا ہے۔ حکومتی اپ گریڈیشن پالیسی صوبائی حکومت کے سول ملازمین کیلئے ہے جو کہ دیگر خود مختار اور نیم خود مختار اداروں کے ملازمین پر لاگو نہیں ہے۔

(ب) ایضاً۔

(ج) صوبائی حکومت اور اس کے ذیلی ادارے تمام اپ گریڈیشن قانون اور میرٹ کی بنیاد پر کرتے ہیں جس میں ذاتی پسند و ناپسند کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! یہ سوال جو ہے، فارسٹ ڈیویلپمنٹ کارپوریشن کے آفس اسسٹنٹس اور مارکیٹنگ اسسٹنٹس اور ورک اسسٹنٹس جو ہیں، ان کے حوالے سے تھا اور اس کے علاوہ لیگل اسسٹنٹس، تو جہاں پہ حکومت نے ایک پالیسی، اتنی زیادہ اپنی جو حکومتی وہ ہیں، ہر سطح پہ اپ گریڈیشنز کی ہیں تو محکمے نے یہ جواب دیا ہے وزیر خزانہ صاحب کی طرف سے، آج وہ نہیں ہیں لیکن پچھلی دفعہ بھی ہم نے یہ سوال اسی لئے مؤخر کیا تھا کہ ان کی مصروفیت تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ میں خود آکے اس کا جواب دوں گا، بنیادی طور پہ جب اپ گریڈیشنز اتنی زیادہ ہو رہی ہیں تو بے شک یہ ذیلی ادارہ ہے یا خود مختار ادارہ ہے لیکن یہ حکومت کے حوالے سے ہیں اور اگر خود مختار یا نیم خود مختار اداروں پہ یہ پالیسی لاگو نہیں ہے تو یہ بھی ایک Injustice ہے کیونکہ ان سے جونیئر حکومتی اداروں کے جو ملازمین ہیں، وہ اپ گریڈ ہو رہے ہیں تو ان بے چاروں کا کیا قصور ہے؟ کام تو یہ بھی حکومت کے حوالے سے ہی کر رہے ہیں۔ تو اگر ان کا خود مختار بورڈ بھی ہے لیکن وزارت خزانہ کی طرف سے وہ نہیں ہوتی ہے Approval، اسلئے میں نے یہ سوال براہ راست محکمہ خزانہ سے کیا ہے کہ وہ اس قسم کے ملازمین کی اپ گریڈیشن کیلئے کیا پالیسی لا رہی ہے؟ تو اس پر انہوں تو وہی ایک رسمی قسم کا جواب دے دیا ہے تو میری تو ان سے اصل بات یہ ہے کہ یہ آپ ذاتی پسند و ناپسند کی بنیاد پر محکموں کو اپ گریڈ کریں گے یا پھر Across the board یہ سہولت ان تمام جو ایسے ملازمین ہیں، ان کو بھی یہ دی جائے گی؟ یہ میرا سوال تھا لیکن وہ کوئی اس کا اطمینان بخش طریقے سے جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، آپ عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ویسے ایف ڈی سی جو ہے، وہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کام کرتا ہے، اٹانومس ادارہ ہے، کارپوریشن ہے اور فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کا بھی اس طرح Directly وہ نہیں ہے جس طرح فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے باقی ایمپلائز ہوتے ہیں لیکن فارسٹ ڈیپارٹمنٹ اس کا Parent department ہے۔ ظاہر ہے محکمہ خزانہ چونکہ ساری اپ گریڈیشنز اور سروس سٹرکچر کے اندر Relevant ہوتا ہے اسلئے میڈم نے محکمہ خزانہ کو ایڈریس کیا ہے لیکن سوال درست ہے۔ یہ انہوں نے مطلب کوئی رسمی کارروائی نہیں کی ہے، سوال کا جواب درست ہے، وہ اسلئے درست ہے کہ اٹانومس کارپوریشن اپنی اپ گریڈیشن خود کرتا ہے، وہ محکمہ خزانہ یا اسٹیبلشمنٹ

ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں بھیجتے ہیں کیونکہ یہ سول سرونٹس نہیں ہیں، اٹانومس کارپوریشن کے ایمپلائز جو ہیں وہ سول سرونٹس نہیں ہوتے ہیں اور اٹانومس کارپوریشن کے لوگ جو ہیں، وہ ان کے اپنے لاز ہوتے ہیں، ان کے اندر ان کی سروسز کو ڈیل کیا جاتا ہے اور ان کے ریونیوز بھی اپنے ہوتے ہیں، یعنی جب حکومت ان کو ریونیو نہیں فراہم کرتی، وہ اپنا ریونیو خود جنریٹ کرتا ہے تو پھر اٹانومس کارپوریشنز دیکھتے ہیں کہ ان کے ریونیو کے اندر کیا گنجائش موجود ہے؟ لیکن اگر ایف ڈی سی کے اندر پروموشنز باقی لوگوں کو ملی ہیں اور اسی سکیل کے دوسری کیٹگری کو اب پروموشنز نہیں ملی ہیں، ظاہر ہے یہ ایک قسم کی بے انصافی تو لگتی ہے، تو میرے خیال میں یہ بات ان سے اٹھائی جاسکتی ہے، ایف ڈی سی سے یہ بات کی جاسکتی ہے اور محکمہ خزانہ یہی جواب دے سکتا تھا جو انہوں نے لکھا ہے لیکن As a government یہ بات ہم ان سے اٹھا سکتے ہیں کہ اس کو Examin کریں Let me check, if the FDC, let me refer it to the FDC کہ وہ اس کو Examin کرے اور ایف ڈی سی اس کا کوئی جواب بھیجے اور اس جواب کو پھر فارسٹ منسٹر یا انوائرنمنٹ منسٹر یا اگر ان کا کوئی دوسرا Cabinet colleague، اس کو اسمبلی کے اندر Present کرے تو میرے خیال میں مناسب رہے گا اور Overall سروس سٹرکچر کے حوالے سے اس حکومت کے اوپر بہت بڑا پریشر ہے۔ جو کلرکس کو اپ گریڈیشن دی گئی ہے، اس کے بعد فلڈ گیٹ اوپن ہوا ہے، فارسٹ گارڈز بھی سروس سٹرکچر مانگ رہے ہیں، 12 سکیل مانگ رہے ہیں، یونین کونسل کے سیکرٹریز مانگ رہے ہیں، ہائی سکول کے گریڈ 17 کے Onward جو ہیڈ ماسٹرز ہیں، وہ اپنے لئے ایک مانگ رہے ہیں، جو ایس ایس ٹی ٹیچرز ہیں، وہ اپنے لئے مانگ رہے ہیں، پی ایس ٹی ٹیچرز کا اپنا ایک مطالبہ ہے، اس طرح جو پی ایس ٹی ٹیچرز میٹرک ہیں، ان کا اپنا ایک مطالبہ ہے، یعنی کوئی ایسا گروپ نہیں ہے، کلاس فور کا اپنا مطالبہ ہے اور سر! آپ دیکھتے ہیں کہ روزانہ اس اسمبلی کے سامنے کوئی نہ کوئی گروپ آجاتا ہے، روڈ کو بلاک کر دیتا ہے، تو سچی بات یہ ہے کہ حکومت کیلئے بہت مشکل صورتحال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان سارے سروس سٹرکچرز کو اگر منظور کیا جاتا ہے تو اس حکومت کے ساتھ ڈیویلپمنٹ کیلئے بالکل Space نہیں رہے گا اور ہمارے جتنے بھی ریونیوز ہیں، وہ سیلری اور پنشن کے اندر چلے جائیں گے، اسلئے حکومت کو بڑے Tight rope پہ چلنا پڑتا ہے کہ ملازمین کو بھی Satisfy کرے اور ڈیویلپمنٹ کیلئے Space بھی چھوڑے۔ یہ ساری چیزیں میرا

خیال ہے کہ میڈم اس کو سمجھتی ہیں، حکومت نے اس وجہ سے اس کیلئے High powered Committee بنا دی تھی، میرے خیال میں چیف سیکرٹری کی قیادت میں کہ وہ پورے صوبے کیلئے یونیفارم سروس سٹرکچر کے اوپر کام کرے اور میرے خیال میں وہ کام جو ہے اس پہ وہ جاری ہے، اس پہ کام چل رہا ہے تو ہم امید رکھیں گے کہ ایک ایسا یونیفارم سروس سٹرکچر ساری سروسز کو دیا جائے کہ جس کے نتیجے میں کسی کو پھر مظاہرے کی ضرورت بھی نہ پڑے اور حکومت کے ریونیوز کے اندر بھی وہ بیلنس قائم کیا جائے کہ اس کے اندر ڈیویلپمنٹ کیلئے Space موجود ہو۔ تھینک یو ویری مچ۔

Mr. Speaker: Next, Mufti Said Janan, 2374, 2374.

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زه به د سوال کولو نه مخکښې يو ګزارش او کړم، تاسو لکه څنګه او فرمائيل چې د دغې اسمبلئ دويم کال پوره شو، د ملګرو د ممبرانو ښه کارکردګي تاسو اوستائله۔ جناب سپيکر صاحب، د ملګرو به ښه کارکردګي وي خو ديکښې ډير زيات کردار ستاسو دے او د اسمبلی سيکرټريټ کله هم که ممبرانو ته مشکل پيښ شوے دے، هغوی يوه بهترينه رهنمائی کړې ده او تاسو دوه کالو نه په دغې کرسئی باندې ناست يئ، خدائے مې د نه غلطوی تاسو به د اپوزيشن او د حکومت ملګرو ته په يو نظر باندې کتلې وی، ښه توجه به مو ورکړې وی او د دې ټولو ملګرو حوصله افزائی به مو کړې وی نو که چرې زمونږه حسن کارکردګئی ته جناب سپيکر صاحب! دا ستاسو د حسن کارکردګئ په وجه باندې دا زمونږ حسن کارکردګی ده چې څومره مونږ د داد او د تحسين لائق يو هم دغه شان جناب سپيکر صاحب! مونږ نه ډير زيات تاسو او د اسمبلئی سيکرټريټ او د هغې افسران دغې حسن کارکردګئی کښې مکمل مونږ سره شريک دی جناب سپيکر صاحب۔ جناب سپيکر صاحب، زه هغې نه بعد زما سوال دے 2374، ديکښې ما د متاثرينو د بچو هغه مستقبل تپوس کړے دے چې هغه يو ډير بيدردئ سره بغير د تعليمه، بغير د مراعاتو رالوئيږی او سبا زمونږ د تاسو د دغې معاشرې حصه جوړيږی۔ ما دا تپوس کړے دے چې څومره کيمپونه دی خو جناب سپيکر صاحب! زه په دې باندې نه پوهيږم، ما ته جواب کښې ليکلی دی چې "خیبر پختونخوا اور فاٹا میں یو این ایچ سی آر کے مطابق جلوزئی نیو درانی اور تور غر میں تین کیمپ موجود ہیں" منسٹر صاحب نه دا تپوس کوم چې

دې تورغر کښې مطلب دا دے د کوم ځائې متاثرین دی او جلوزئی کښې خو څه د باړې متاثرین شولو او درانی کیمپ کښې د کرمې ایجنسئی متاثرین شولو خو دې تورغر کښې مطلب دا دے د کوم ځائې متاثرین دی؟ دا منسټر صاحب نه لږ معلومات کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: او د اورکزئی، او د اورکزئی ایجنسئی متاثرین کوم کیمپ کښې پراته دی، هغه دلته ولې ذکر نشته دے؟

جناب سپیکر: میڈم مہرتاج روغانی!

ڈاکٹر مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): Thank you Mr. Speaker, I asked the department and they said چې تورغر کښې متاثرین May be not، د War conflict به نه وو، د War conflict نه خو متاثرین As such به وو، That's why they have mentioned the name here۔ متاثرین یو د War conflict وی او یو د Conflict نه بغیر هم متاثرین کیدے شی نو May be that is او که دوئ کلیئر نه وی نو Anyway I clarify it later on چې دا متاثرینو کښې دی او که نه؟ سیکنډ پورشن د دوئ د کوئسچن،
Should I go to the second Mufti Sahib!

جناب سپیکر: جی جی۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: بنه۔ سیکنډ کوئسچن د دوئ دا The same question د سیکنډ پورشن دے چې آیا دیکښې What is the like number of the children? نو دیکښې Twenty one thousand six hundred eighty six children دی And دیکښې Both the girls and boys دواړه دی، Formal school twenty and non formal, to be quite honest, I don't know about the non formal and I asked them او هغوی ما ته اووئیل چې دا 'نان فارمل' هغه دی چې دا هغه بچی دی، They don't go to the school like nursery and pre-nursery او هغې کښې Playgroup type دغه دی نو That was the answer given to me and personally when I visited Bannu myself نو ما ته پته ده چې هغې کښې هغه وخت کښې سکولونه زیات تر په دغه

I think by now probably کبنې وو یا کالج کهلاؤ وو یا سکول کهلاؤ وو خو most of them have gone back as well, because آئی ډی پیز واپس شوی دی نو Latest figure دا نه دے ، دا هغه دے چې کله دوئ کوئسچن کړے وو۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کو پینڈنگ کرتے ہیں،اس کوئسچن کو۔

مفتی سید جانان: زما خیال دے جناب سپیکر صاحب! تاسو چې څنګه وایئ کنه خو زه صرف دا ابهام لرې کوم چې دیکبنې ما د افغان مهاجرینو تپوس نه دے کړے ، ما چې دا کوم اوس ملکی حالات دی، د دغې متاثرینو ما تپوس کړے دے ، دیکبنې د اورکزئی ایجنسئی متاثرین دی، د هغوی هنګو کبنې لوئې کیمپ دے ، تمامې دنیا ته معلومه ده، دا تورغر کبنې کوم ځائې نه راغلل؟ تورغر خو د هغه هزارې اخر سر کبنې پروت دے ، هغه ځائې ته د کوم ځائې متاثرین لاړل، زه دا تپوس کوم؟ ما ته خو مطلب دا دے دا داسې خبره معلومیږی لکه محترمه ئے مطلب دا دے یو تشویش کبنې اچولې ده او دویم چې دا کوم فیګر ئے ما ته راکړے دے ، غالباً که دا جلوزئی کیمپ ته چې کوم منستران لاړ وی، زما په خیال دا فیګر خو به دغه جلوزئی کیمپ کبنې پوره کیږی۔ نوره بی بی څنګه مناسبه ګڼړی، زما خیال کبنې دا سوال صحیح نه دے۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی، ډیره مهربانی خو زما خیال دے چې دا به زه پینډنګ کړم او Next چې کوم Concerned Minister دے ، دا پی ډی ایم اے ، پی ډی ایم اے سره متعلق دے نو عنایت خان! ته خپله لړ دا اوګوره او بیا په اسمبلئ باندې یو Proper respond کړئ۔ ٹهیک شو۔ Next،کوئسچن نمبر2375،مفتی سید جانان!

* 2375 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر خزانہ ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سال2014اور 2015 میں ضلع ہنگو کو گیس رائلٹی کی رقم دی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ گیس رائلٹی کی رقم کی سکیمز اراکین صوبائی اسمبلی کے مشورہ پر ہوئی ہیں جو کہ ان کا قانونی حق ہے؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں:

(i) ضلع کرک و کوہاٹ کی گیس رائلٹی ایم پی اے نے خرچ کی ہے یا ایم این اے نے خرچ کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ضلع ہنگو کی گیس رائلٹی کی رقم کو قانوناً گون خرچ کرے گا، نیز ضلع ہنگو کی گیس رائلٹی اب تک کیوں بند ہے؛

(iii) آیا یہ ضلع ہنگو کے عوام کی حق تلفی نہیں ہے، نیز اس کا ذمہ دار کون ہے، حکومت نے غفلت کے مرتکب افراد کے خلاف کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) محکمہ خزانہ آئل و گیس رائلٹی فنڈز متعلقہ ڈپٹی کمشنرز صاحبان کو جاری کرتا ہے جو کہ ترقیاتی کاموں پر خرچ کئے جاتے ہیں۔ ضلع کرک و کوہاٹ کی گیس رائلٹی کی خرچ کئے جانے کی تفصیلات متعلقہ ڈپٹی کمشنرز صاحبان سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(ii) صوبائی حکومت کے جاری کردہ احکامات کی روشنی میں ڈپٹی کمشنر متعلقہ ایم پی ایز صاحبان کی مشاورت سے ڈی ڈی سی کے فورم پر شناخت شدہ ترقیاتی سکیموں کی منظوری کے بعد ان کی تکمیل کی جاتی ہے۔ محکمہ خزانہ ضلع ہنگو کو آئل و گیس کی مد میں مالی سال 15-2014 میں کل 532.934 ملین روپے ماہ اگست میں جاری کر چکا ہے۔

(iii) محکمہ خزانہ کی جانب سے جاری شدہ فنڈ کا باضابطہ استعمال متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی ذمہ داری ہے، اس ضمن میں ڈپٹی کمشنر ہنگو کو بذریعہ چٹھی بمورخہ 10-03-2015 ہدایات جاری کی جا چکی ہیں کہ موجودہ مسئلہ پر جلد از جلد کارروائی کر کے رپورٹ پیش کی جائے۔ بعد ازاں دفتر ہذا کو بذریعہ چٹھی بمورخہ 27-03-2015 یاد دہانی بھی کرائی گئی ہے۔

مفتی سید جانان: دا خو جی هم هغه زړه خبره ده نو زه خو وایم چې ډیر بحث په دې شوے دے-----

جناب سپیکر: اؤ جی۔

مفتی سید جانان: او زما به دا گزارش وی د رته سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: کمیټئی ته لاړ شی ؟

مفتی سید جانان: کمیټئ ته۔

جناب سپیکر: شاه فرمان خان! چونکه دغه ایشو دوئ۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تاسو پرې خبره کوئ ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): جی۔

جناب سپیکر: عنایت خان، عنایت خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): څه عنایت صاحب! تاسو اوکړئ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا د دوئ خبره درست ده چې په دې باندې خو ډیر ډسکشن شوے دے، منسټر صاحب ایشورنس هم ورکړے وو چې ایم پی اے صاحب ته به د ده د گیس رائلټئ نه خپل حق ملاویږی او زما د علم مطابق هغه هلته هغه خبره د اسمبلئ هغه دغه Communicate کړے هم دے، هغه Feelings communicate کړی هم دی خو د هغې باوجود محترم ممبر صاحب مطمئن نه دے او هغوی بیا هغه جواب Repeat کړے دے چې یره دا خو ډپټی کمشنر ته فنډ ریلیز کیږی او هلته بیا ډپټی کمشنر چې دے نو د ډی ډی سی په تهرو باندې Approval کوی او سکیمونه Identify کیږی او لوکل ایم پی ایز پکښې کنسلټ کوی، Local elected representatives خو صرف هنگو باره کښې دا خبره راروانه ده چې مفتی صاحب هغې کښې پریشانه دے، نه دے کنسلټ شوے، زما خیال دے هغه به تاسو اولیږئ چې مفتی صاحب مطمئن شی، دغه ته دې۔۔۔۔

جناب سپیکر: کمیټئی ته؟

سینیئر وزیر (بلدیات): کمیټئی ته ئے اولیږئی، اؤ جی۔

جناب سپیکر: ټهیک ده جی۔ Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned

Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 2338, Sardar Aurangzeb Nalotha. Not present. Question No. 2390, Mohtarama Uzma Khan. Not present.

(Interruption)

جناب سپیکر: جی، سپلیمنٹری۔

محترمہ معراج ہمایون خان: نه جی سپلیمنټری نه، هغه د عظمیٰ والا کوئسچن ډیر اهم دغه دے او رول زما خیال دے 42 اجازت ورکوی چې څوک بل څوک ممبر هغه کولې شی۔

جناب سپیکر: هغه ٹھیک ده سپلیمنټری کوئسچن دیکښې څه وی، په هغې باندې دغه شوے دے، تاسو اوکړئ په دې باندې۔

* 2390 _ محترمہ عظمیٰ خان (سوال محترمہ معراج ہمایون خان نے پیش کیا): کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور حیات آباد میں Half Way House for Women موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کے قیام کے مقاصد کیا تھے، اس میں 13-2012 کے دوران کتنی خواتین نے قیام کیا، کتنی خواتین اپنی مرضی سے آئیں اور کتنی خواتین کو عدالت نے بھیجا، نیز مذکورہ مرکز کن وجوہات کی بنا پر بند کیا جا رہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): (الف) جی ہاں، 18-01-2012 کو حکومت خیبر پختونخوا نے گھریلو اور قانونی مسائل سے دوچار خواتین کی فلاح و بہبود کیلئے حیات آباد فیز V میں واقع خصوصی تعلیم کی عمارت میں صوبائی اے ڈی پی سکیم کے طور پر Half Way House for Women کے نام سے پناہ گاہ/دارالامان قائم کیا گیا۔

(ب) اس دارالامان Half Way House for Women کا اولین مقصد ان خواتین کو جنہیں گھریلو، خاندانی اور ذاتی مسائل کا سامنا تھا، کو تحفظ، خوراک، رہائش، پیشہ ورانہ اور مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کے بچوں کی پرورش کیلئے بہتر ماحول مہیا کرنا تھا۔

عرصہ 13-2012 کے کیسز کی تفصیل درج ذیل ہے:

اس دوران 60 خواتین بمع 10 عدد بچوں کے، جن کی عمریں ایک ماہ سے 10 سال تک کے درمیان تھیں، لائی گئیں۔ ان خواتین میں سے 10 پشاور ہائی کورٹ اور سول عدالتوں کے ذریعے Half Way House میں داخل کی گئی تھیں۔ ان خواتین کے ہمراہ 6 بچے بھی Half Way House میں قیام پذیر تھے، باقی 50 خواتین اور بچے اپنی مرضی سے سنٹر میں مختلف اوقات میں آتے جاتے رہے جن کیلئے محکمہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم، ترقی خواتین خیبر پختونخوا پشاور کی طرف سے روزمرہ خوراک اور ضروریات زندگی مہیا کی جاتی تھیں۔ چونکہ ضلع پشاور میں ایک اور دارالامان Women Crises Centre کے نام سے پہلے ہی کام کر رہا تھا، لہذا دونوں سنٹروں میں ایک ہی قسم کی سہولیات پر اٹھنے والے اخراجات کو کم کرنے کی غرض سے محکمہ خزانہ نے Half Way House for Women کو فنڈز کی فراہمی 15-2014 کے بجٹ میں نہیں کی کیونکہ مذکورہ سکیم کا اے ڈی پی پیریڈ بھی ختم ہو چکا تھا جس کی وجہ سے مذکورہ سنٹر/مرکز ستمبر 2014 میں بند کر دیا گیا۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر، Actual سوال دا دے جی چې حیات آباد کښې یو Half Way Home کھلاؤ شوے وو د زنانوؤ د پاره، دا سپیشل اسسٹنس وو د پرائم منسٹر، هغوی ته جی سوال دے، نو هغه اوس مونږه د هغې تفصیل غوښتے دے چې هغې کښې څومره زنانه راغلې، څومره هغوی Accommodate شولې، هغوی بانديې څه څه کیسز وو؟ هغه تفصیل پکار وو او بیا دا معلومات کول پکار وو چې مونږه اوریدلی دی چې هغه بندیږی اوس دا Half Way Home، نو د هغې وجه څه ده چې هغه اوس بندیږی؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر مہر تاج روغانی!

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: Thank you, Mr. Speaker. Yes, this is true چې دا Half Way House وو اینډ بندیږی نه، It's already closed

because this was ADP scheme and ADP scheme is usually for certain time and when the time is lapsed and we have finished it And after this like we نو هغه بند شو، because it was for three years ورکوله Pay مونږه Crises center او د had another crises center here نو هغه، Nearly seventy, eighty thousand per month we were paying چې د هغې And we had this Half Way House نه تله Kitty د گورنمنټ د That's why we shifted it Mr. Speaker, from ټائم برابر شو د اے ډی پی نو مونږه گورنمنټ ته لږ That's how نو that place to the Half Way House. These people are there now. Regarding the هم ملاؤ شو او Remittance د Nearly او دا number, sixty women and ten children's were there Ten وو اینډ دیکبنې Yes from one month to ten years هغوی عمرونه And the rest were, you know وو cases from Peshawar High Court

پخپله راغلی وې، لکه باقی Fifty خواتین جو ہیں وہ اپنی مرضی سے پخپله خوښه، پخپله خوښه Does not mean خو هغه چې کور کښې لږ ډیر Conflict راشی نو هغوی راشي۔ To be quite honours، هاؤس کښې نن کلیئر کول غواړم چې I am personally که زما Favour اوغواړئ I am not in favour at all of these Half Way House. Why? په دې وجه باندې زمونږه گوره اسلامی معاشره ده And we should live according to that، لږ ډیر صبر پکار دے په انسان کښې، که ښځه ده او که سړے دے۔ What happened? یو دوه خبرې شوې دی، ښځه د کور نه تښتیدلې وی Sorry, I am not against women at all، دا دغه مه اخلئ خو The Half Way House, Crises Home, I agree چې کرائسز هوم چې دے نو هغه باقاعده د عدالت کیسز راځی۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: یو منټ، میں نے Finish نہیں کیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ بات پوری کرلیں، بات پوری۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نہیں وہ بھی عورت ہے نا، کوئی وہ تو نہیں ہے، بات پوری کرلیں۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: بھئی I have not finished, let me finish and then you, I have not finished, I am not talking against women at all, what I am saying-----

جناب سپیکر: جی بات پوری کریں، آپ بات پوری کریں۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: Mr. Speaker, this is not a talk show on the TV، یہ ٹاک شو ٹی وی کا تو نہیں ہے نا، ایک بندہ ختم کرے تو دوسرا بولے نا۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، اس کو-----

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! میں صرف یہ بولنا چاہتی ہوں کہ جیسے یہ کہہ رہی ہیں کہ عورتیں گھروں سے بھاگ جاتی ہیں، عورتوں کے بارے میں یہ جو بات کرتی ہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے جناب سپیکر! وہ اگر Proper ایک طریقے سے اگر Explain کر دیا جائے کیونکہ عورتوں کے بارے میں یہ کہہ دینا کہ وہ بھاگ جاتی ہیں گھروں سے، مطلب اگر دو باتیں ہوتی نہیں ہیں تو پھر آپ یہ جو عورتوں کو Empowerment کی جو دے رہے ہیں، جو Empower کر رہے ہیں اور وہ سارا کچھ کر رہے ہیں تو وہ پھر کس کھاتے میں آتا ہے کہ وہ مردوں کی مار کھاتی ہیں لیکن Proper words جو ہیں تو وہ استعمال کئے جائیں، یہ بھاگ جانا اور یہ چیز جو ہے تو یہ ذرا اچھی بات نہیں ہے۔

Special Assistance for Social Welfare: Excuse me, Mr. Speaker!
Mr. Speaker: Ji ji, Ji Madam! Continue, please continue.

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: Excuse me, Mr. Speaker, I never said run away, I am repeating, I am repeating, I never said run away, run away، هغه تبنتيدلي يا Whatever you call it، په پښتو کښې تکے نه راځی خو That is run, and I never said that, I want it on the record of the د دغه، Run away زه نه وايم، زه وايمه چې لږ ډير Conflict راشي-----

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: Please, let me finish and then you can speak. Mr. Speaker! You should take دغه چې يو بنده خلاص کړے نه وی۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات مکمل کریں، آپ اپنی بات مکمل کریں۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: هاں، زما مطلب غلط مه اخلئ What I am saying is چې زه په دې دغه یم او I know, Mufti Janan will side with me, Because مفتی جانان صاحب به زما سائډ اخلی، he will stand up now domestic violence کښې تاسو Help کړے دے، You are going to stand up, you are going to say and take side now-----

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی جی میڈم! آپ بات جاری رکھیں، اپنی بات جاری رکھیں۔

(شور)

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: زه نه کوم خبره، Let them speak-----

(شور)

جناب سپیکر: آپ بات، دیکھیں اس کو موقع دیں، بات تو کر لیں نا، جی بات کر لیں، بات جاری رکھیں، بات جاری رکھیں۔ Please, continue Madam, Dr. Sahiba۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: I want to have reconciliation committees at the union council and village level. What is reconciliation committee? هغه دا دی، که د ورور او د خور یا د ښځې د خاوند څه لږ ډير Conflict راغے نو There should be someone at the gross root level، اسلام وائی چې اووه کسان د ښځې د ټبر نه او اووه کسان د سړی د ټبر نه راولئ او کړئ And reconciliation At the gross root level۔ زما مین مطلب دا دے What I am trying in my government که خیر وی که زما ګورنمنټ پاتې شو او زه ژوندئ پاتې شوم نو ان شاء الله و تعالیٰ رحمان الرحیم What I will do چې ما Already په مردان کښې Reconciliation Committee سټارټ کړې ده چې لږ ډیر Conflict وی، هغه به هلته Resolve کیږی۔ زما مین مطلب دا دے چې هغه د په Gross root level resolve شی

بجائے د دې چې هغه راشي۔ Yes, of course هغه کیسز چې کوم عدالت کښې وی، Where there is really great دغه په ښځې باندې ظلم یا دغه شوے وی، Certainly, our homes are there, our crises, مونږه د دغې اپ گریډیشن کوؤ، ما په اے ډی پی کښې لاسټ ایئر پیسې ایښې دی، مونږه هغه ټهیک کوؤ، هغوی له ځایونه ټهیک کوؤ۔ I will never speak against women and Mufti Sahib! Please stand up what we discussed in the-----

(Interruption)

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی جی، شاہ فرمان! شاہ فرمان خان!

(شور)

جناب سپیکر: وہ بات کرلیں، پھر شاہ فرمان خان کو ویسے خواتین کی-----

(شور)

جناب سپیکر: جی جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! یہ جو بات ڈاکٹر صاحبہ نے کی ہے اور معراج بی بی نے جو نکتہ اٹھایا ہے، میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جس عورت کو خاوند چھوڑ چکا ہو، اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں، اس کو ماں باپ بھی رکھنا نہ چاہیں اور اس کو جو ہے سسرال بھی نہ رکھنا چاہے تو اس طرح کے دس ہزار کیسز آپ کے سامنے لاکر آپ کے توسط سے کہنا چاہتی ہوں کہ ان کو آپ کہاں پہ رکھیں گے، ان کی کہاں سے Reconciliation ہوگی؟ جناب سپیکر صاحب! ہمیں مضبوط طریقے سے ان عورتوں کی رہنمائی کیلئے، ان عورتوں کو صحیح Protect کرنے کیلئے اور ان کو جگہ دینے کیلئے گورنمنٹ کا یہ کام ہے کہ وہ ہر شہری کو Protection دے، ان کو جگہ دے اور اگر کوئی بے سہارا ہوتی ہیں، جن کو ماں باپ اور سسرال اور خاوند Disowned کردیتے ہیں تو وہ کہاں پہ جائیں گی؟ کیا آپ اس معاشرے میں کوئی اور مطلب نیا کوئی انداز لانا چاہتی ہیں؟ بات یہ ہے کہ یہ جو بھاگ جانا اور یہ جو عورتوں کے بارے میں جس طریقے سے آپ بات کررہی ہیں، I am sorry to say یہ آپ لوگوں کے منشور کا حصہ نہیں ہے، آپ لوگوں کے منشور کا حصہ یہ ہے کہ آپ خواتین کو Protect کرتے ہیں، آپ کے منشور کا حصہ

ہے کہ آپ نوجوانوں کو Protect کرتے ہیں اور یہاں پہ آپ بالکل الٹی بات کر رہی ہیں، مجھے تو اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر: نہیں، اس نے میرے خیال میں اس قسم کی کوئی بات نہیں کہی ہے اور اس نے اپنی وضاحت کی ہے۔ شاہ فرمان خان! آپ پلیز، آپ کو موقع دیتا ہوں۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! میں اس کو ذرا Explain کر دوں جو ڈاکٹر صاحبہ نے کہنا چاہا، وہ یہ ہے کہ ایک تو Real issues ہیں، وہ بدقسمتی سے آ جاتے ہیں، اس کیلئے کرائسز سنٹرز ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خواتین کے ساتھ ظلم ہو جاتا ہے، زیادتی ہو جاتی ہے اور اس کیلئے کوئی Remedy ہونی بھی چاہیئے گورنمنٹ کے پاس کہ وہ ان کو Compensate کرے اور ان کیلئے ڈاکٹر صاحبہ نے کہا کہ کرائسز سنٹر ہے لیکن انہوں نے جو Concern show کیا Half Way House کے بارے میں کہ اگر کہیں، کیونکہ یہ کوئی ہمارے معاشرے کے اصول ہیں، کوئی ہماری روایات ہیں، ڈاکٹر صاحبہ کا مقصد یہ تھا اور یہ ہے کہ وہ اگر چھوٹی بات پہ اگر تھوڑی سی پریشانی ہو جائے اور عدم برداشت کا مظاہرہ ہو اور آپ ان کو ایک ایسی جگہ Provide کریں کہ وہ ویسے جا کر ادھر اگر گھر سے معمولی بات پہ کوئی پریشانی ہو، خفگی ہو تو وہ اور بڑھ جاتی ہے بجائے اس کے کہ اگر عورت گھر میں ہو اور اس کے اندر بات ہو، کوئی Mediation ہو، Reconciliation ہو، جو Real issues ہیں، جو Serious issues ہیں، ان کے اوپر کرائسز سنٹرز ہیں، ہونے بھی چاہئیں اور بھی اگر یہ Input دیں لیکن بعض اوقات Culturally اور جو ہماری روایات ہیں، ان کے مطابق اگر چھوٹی بات کو نہ بڑھایا جائے اور اس کیلئے کوئی ایسے انتظامات نہ ہوں کہ اگر ویسے ہی مطلب لڑائی اتنی نہ ہو اور بعد میں بات اس Half Way House جانے سے زیادہ بڑھ جائے جناب سپیکر! تو یہ Avoid کرنی چاہیئے۔ یہ ڈاکٹر صاحبہ کا ویو پوائنٹ ہے اور میرے خیال میں یہ گورنمنٹ کا بھی ویو پوائنٹ ہے۔

جناب سپیکر: جی میڈم! آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب! سپیشل اسسټنټ صاحبه چې ده نو د هغې نه بالکل زمونږه هغه ترسټ اوچت شو هډو چې هغوی خو، په کومه طریقې باندې هغوی خبره واړوله، هغوی خو خپل Personal opinion راکړو۔ ما د

Personal opinion خو هغوی نه نو غوښتے، ما خو د حکومت کارکردګی وئیل چې د Half Way House ضرورت نه وو نو اول اے ډی پی کښې اچولې شوے ولې وو؟ چې بیا اے ډی پی کښې واچولې شو مطلب دا وو چې د هغې ضرورت وو، چې بیا بندیدو نو د هغې څه Logic، څه Reason چې ولې بند شو؟ اوس ناچاقی راشی، ماشومانې ماشومانې واده شی، د دولس دولس کالو ماشومانې واده شی، یو ماشوم سره د دیارلس کالو په عمر کښې هغه د کور نه اوښکلې شی، نه ئے بیا ورور ساتی، نه ئے بیا پلار ساتی، نه ئے هلته کښې سسرال کښې ځائې وی او نه ئے په میکې کښې ځائې وی، هغوی به چرته ځی؟ Half Way House د دې دغه د پاره هغه کړے وو چې دا دوئ څنګه خبره کوی چې Half Way House ،Reconciliation د دغه د پاره جوړ شوے وو چې په دې ځائې کښې راشی، Protection به وی د ګورنمنټ، Reconciliation که کیدے شی Reconciliation به اوشی، که عدالت ته ځی، د عدالت په تهرو باندې کیږی نو هغه د دې وجې د دې د پاره وو چې بې وجه دوئ بند کړو، هغه دوئ Responsible دی۔ اوس که دوئ Reconciliation Committees جوړوی، که مردان کښې ئے جوړه کړه نو څه داسې څه دومره خبره نه ده چې په مردان کښې جوړه شوه، دا به دوئ یو میګا پراجیکټ جوړوی چې مونږه به Reconciliation Committee جوړوؤ، په هغې کښې به څلور سړی وی، اووه به پکښې ښځې وی او داسې به وی، هغه د هغه Present کړی بیا او هغه چې بیا Approve شی نو هغه بیا هغه خبرې وې خو اوس چې کوم یو Existing facility ښځو له ورکړې شوې وه، هغه بنده شوې ده، حکومت د په دې باندې دغه اوکړی او دا زما خیال دے چې دا ډسکشن د هغه کړئ، دا د ټوقو والا خبره هم ده چې څنګه چې په دې باندې پچموزې اوشې، په دې باندې څنګه ټوقې اوس اوشوې، په دې باندې سخت اعتراض دے۔ اول خو سپیشل اسسټنټ صاحبه دا خپل الفاظ، د Personal opinion مونږ ته ضرورت نشته چې هغوی خپل Personal opinion د را کړی چې پکار ده چې هغه داسې د اوشی او پکار ده چې هغه داسې اوشی، مونږه Facts غواړو، د ښځو ضرورت دے، دې ښځو له دا یو Special facility وه او دا Special facility د بیا Create شی۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، میڈم۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: زما پہ خبرہ I think, I have not been able to clarify my self. Number one, I want چې پہ دې ھاؤس کښې زما د طرف نہ Run away نوم لا ړ نشی، میں نے کبھی نہیں کہا کہ Run away، پلیز یہ مٹ جائے، I will never said run away، میں نے نہیں کہا، نمبر ون۔ Number two, the crises centre is there, the crises centre is there and the same very people from Half Way House are coming to the crises centre، کہ لږہ ډیرہ ناچاقی وی، Still we are accommodating them in the crises centre۔

Mr. Speaker: Good.

Special Assistant for Social Welfare: You can come anytime, you can come now with me to the house and you can have a look, Meraj! You are self there and I will show you کہ جو آئی ہیں وہاں بچیاں اور کیسے ہم رکھ رہے ہیں انہیں، تو Please don't take me wrong for any and Mufti Sahib! Please stand up چې مونږ څہ ډسکس کړی دی۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) مفتی صاحب! مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

(شور)

جناب سپیکر: مفتی صاحب کو بات کرنے دیں، اس کے بعد آپ کو، عنایت خان، اس کے بعد مفتی صاحب۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر! زہ دا وایم چې دوئ د کانستی ټیوشن آف پاکستان چې دے، د اسلامک ریپبلک آف پاکستان کانستی ټیوشن دا اسلامی دستور دے، دیکښې دا لیکلی دی چې دلتہ بہ داسې قانون سازی نہ کیږی، داسې عمل بہ نہ کیږی چې هغه د قران و سنت خلاف وی، د هغې د سپرټ

سره دغه کیږی، نو مفتی صاحب د ایوان ته په دې حوالې سره، په دې مسئله کښې شرعی رائے ورکړی چې دا د قران و سنت سره متصادم ده او که نه ده۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب!

(شور)

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ زما دې خویندو ته درخواست دے که زما خبره واؤری ان شاء اللّٰه د دې نه به خیر جوړ شی۔ جناب سپیکر صاحب! زه دا گزارش کوم چې هغه که دا اسمبلی وی او که بله اسمبلی وی، چې هغه ماحول ته نه گوری، حالاتو ته نه گوری، یوه فیصله کوی، هغه به دلته ایوان کښې اوشی خو بهر به د هغې عوامو ته هیڅ فائده نه وی۔ مخکښې تقریباً یوه دوه درې میاشت ٹائم به تیریږی، کم یا زیات وی، هم دغه شان یو Bill زمونږ دې خویندو راؤړو۔ پی سی کښې زمونږ میټنګ وو، بیا دوئ ته ما دا اووئیل جناب سپیکر! زه به دا د خپل ملک او د دې مسلمانانو بدنصیبی اوګڼړم چې اسلام زنانو ته، بچو ته کوم حقوق ورکړی دی، دنیا کښې یو مذهب کښې هم دا حقوق نشته خو زمونږ دا بدنصیبی ده چې څوک اسلام پورې انښتې دی، هغوی دې نورو څیزونو ته کفر وائی او څوک چې دې نورو باندې انښتې دی، هغه اسلام ته مطلب دے ردې بدې وائی۔ جناب سپیکر صاحب! په هغې باندې تقریباً دولس دیارلس یا اته او شپږ میټنګونه زمونږه اوشو، هغې کښې ځنې داسې خبرې راغلې وې، ما به دغه خویندو ته درخواست اوکړلو چې مونږ او تاسو ټول واده کړی یو او د بچو خاوندان یو خو دیکښې ځنې داسې خبرې راغلې دی، یوه خبره هغې کښې دا وه چې که سړی ښځې ته اووئیل ته خو سپیره ښځه ئې، اوس دغه سړی باندې به جیل هم خیژی او دا سړے به جرمانه کیږی هم، ما دوئ ته اووئیل چې زمونږ او ستاسو کورونو کښې روزانه دا ماحول، ټول ښه پوهه خلق دی او که ناپوهه خلق دی، ما ښامه پورې دوه درې ځلې دا خبرې خامخا کیږی، (قہقہے) هم دغه شان د بچو په لیول باندې ځنې داسې خبرې وې چې که ته د یوې خبرې نه بچے منع کوې او بچے عدالت ته لاړو چې دې پلار او دې مشر ورور په ما باندې ظلم کړے دے، تا ته به عدالت سزا درکوله، بهرحال په هغې باندې یو لوئې بحث اوشو، په

هغې کښې چې کوم قابل اعتراض ځایونه وو، هغه قابل اعتراض ځایونه مونږه ترینه لرې کړل۔ هغه Bill لاء ډیپارټمنټ ته لاړو، اوس هغه لاء ډیپارټمنټ کښې پروت دے۔ یو میټنګ زمونږه عارفین صاحب سره اوشولو خو هغه مونږ ته چې څه خبرې اوکړلې، اوسه پورې اسمبلئ کښې راغلے نه دے۔ جناب سپیکر صاحب! دا دارالامان چې کوم ځایونه دی، دا یقینی پکار دی، زمونږ په معاشره کښې سړو سره، بچو سره او خاصکر زنانؤ سره ډیر زیات ظلمونه کیږی خو دې ته په دې نظر باندې کتل غواړی چې آیا دا زنانه دغه دارلامان ته راشی، دا زنانه دغه دارالامان کښې بیا محفوظې دی؟ دا دلته راشی، غالباً که تاسو د اسمبلئ په تهرو باندې یو رپورټ رااوغواړئ چې په دې تیرو پینځو کالو کښې څومره زنانه دارالامان ته راغلې دی او هغه زنانه بیا څه شولې؟ هغې زنانؤ آیا بیا دا ارمان کړے دے او که نه دے کړے چې زه د خپل خاوند کور کره ځم چې دا ما نه څه شوی دی، دا ما نه غلطی شوې ده، هغه زنانه په دغه اقدام باندې مطلب دا دے چې هغوی مایوسه شوی دی۔ نو زما به دا ګزارش وی چې که زما خویندې اصرار کوی چې دارالامان د وی او زه هم وایم چې وی دې، هره ضلع کښې د وی، هر غټ ښاریه کښې د وی خو چې دارالامان بیا دارالاخرابه جوړه نشی چې دارالامان کښې مطلب دا دے چې دغه خویندې چې کومو ظلمونو نه راتښتیدلې دی، بیا دغه دارالامان کښې د هغه ظلمونو شکار نشی۔ زما به دا ګزارش وی خو دې ته کښیناستل پکار دی، دې ته یوه کمیټی جوړول پکار دی چې دیکښې څومره زنانه راغلې دی، هغه زنانه څه شولې، هغه په کومه طریقه باندې مطلب دا دے چې کوم طرف ته لاړې دی او یا بوتلې دی او په کوم اندازې باندې لاړې دی؟ نور زه د دې حمایت کوم خو چې سره د حفاظته وی، د هغوی حفاظت وی او د هغوی صحیح تربیت وی او که تربیت ئے نه وی، بیا زه محترمه مهر تاج روغانی صاحبه چې کومه خبره کوی، زه دا ګزارش کوم چې په وړو وړو خبرو باندې د پښتنو کورونه دی، دا ټولو کورونو کښې دا خبرې وی، دې ته مطلب دا دے بیا ډیره یو ایشو ورنه نه دی جوړول پکار او ډیره مطلب دا دے اوچتول ئے نه دی پکار۔

جناب سپیکر: پہ دې باندې زہ دا دغہ کوم چې میډم! تاسو یو میټنګ رااوغواړئ او هغې کښې زمونږ دا نور چې کوم لیډیز ایم پی ایز دی، دا هم رااوغواړئ او زما پہ خیال باندې هغې کښې بہ چې کوم دے نو مونږ بہ هم راشو، زہ بہ پخپلہ هم هغہ چیئر کړم تاسو سرہ او دلتہ چې کوم زمونږہ پارلیمانی لیډرز دی، هغوی بہ هم رااوغواړو، دا بہ صحیح معنو کښې د دې یو تجزیہ اوشی، ډسکس شی او دیکښې چې څہ څہ دغہ پکار دی، Improvement پکار دے، څہ څہ دغہ پکار دے، دا بہ پہ دې باندې اوکړو ان شاء اللہ تعالیٰ جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! کوم سړے چې بې کورہ شی او د هغوی هم دغہ وی، لکہ هغہ هم پہ دې سړو باندې کوم ځائې کښې ظلم کیږی، هغوی هم پکښې شامل کړئ کنہ، دواړہ یو شان انسانان دی کنہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2269 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 2014-15 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ضلع پشاور کیلئے آبپاشی کی مد میں فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع پشاور کیلئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مالی سال 2014-15 میں پشاور ایری گیشن سرکل پشاور کے زیر سایہ پشاور کینال ڈویژن اور ورسک کینال ڈویژن میں آبپاشی کی مد میں فنڈ مختص کیا گیا۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	حلقہ	فنڈ مختص
ضلع پشاور میں نہروں کے کنارے حفاظتی جنگلوں کی فراہمی 1135/130006	پی کے 1، 2، 3 اور 5	75.00

ضلع پشاور میں مختلف نہروں پر پلوں/کلوٹس کی فراہمی 1137/130020	پی کے6	5.00
ضلع پشاور میں تباہ شدہ سپر پیچ کازوے اور ہزارخوانی برانچ آر ڈی37000پر سکیپ کی تعمیر1197/140536	پی کے6	20.00
ضلع پشاور میں دریائے شاہ عالم اور دریائے ناگمان کے مقام پر سیلاب کی روک تھام1199/140799	پی کے7، 8اور9	40.00
ضلع پشاور میں ادیزئی کے مقام پر سیلاب سے بچاؤ کیلئے تعمیراتی کام1251/140570	پی کے7، 8اور9	31.92
تعمیر کینال پٹرول روڈ ہمراہ ورسک گریوٹی کینال دائیں جانب از رنگ روڈ تا کوہاٹ روڈ ضلع پشاور1136/130012	پی کے6اور5	200.00
ضلع پشاور میں تعمیر/بہتری کینال پٹرول روڈ ورسک کینال و پشاور کے ساتھ1138/130537	پی کے11اور10	40.00
ضلع پشاور میں املمنٹیشن اور دوبارہ بحالی واٹر چینل ہمراہ اور دریائے باڑہ برائے ورسک لفٹ کینال اور ارمڑ مائنر ورسک گریوٹی کینال1139/130554	پی کے10اور6	25.00
ضلع پشاور میں تعمیر و بحالی برائے سمال سٹوریج اور بہاؤ ایریگیشن سکیم برائے خیبر پختونخوا1182/130014	پی کے10	18.50
ضلع پشاور میں تعمیر واپ گریڈیشن آف روڈز ہمراہ انہاران خیبر پختونخوا116/130553	پی کے11	20.00
ضلع پشاور میں تعمیر و بحالی سڑکیں ہمراہ انہار ارمڑ مائنر ورسک گریوٹی کینال1188/130683RDO-9500	پی کے11	20.00
ضلع پشاور نہروں کی متاثر شدہ حصوں کی دوبارہ تعمیر وغیرہ ورسک لفٹ کینال کے ساتھ1200/140876	پی کے10اور6	305.00

ضلع پشاور میں سیلابی پانی سے بچاؤ کیلئے دیوار کی تعمیر برائے علاقہ سفید سنگ وکافور ڈھیری خوڑ 1201/141049	پی کے 7	30.00
ضلع پشاور میں پشاور اپ لفٹ پروگرام 15-2014 برائے تعمیر و ترقی اور مزید کشادہ کرنا برائے کینال پٹرول روڈ نہر کے دونوں اطراف از RD 55000 تارنگ روڈ پشاور 1111/130647	پی کے 4، 5 اور 6	2500.00
ضلع پشاور میں عسکریت پسندوں کی وجہ سے متاثرہ علاقوں کی تعمیر و مرمت ورسک لفٹ کینال کوہ دامان ضلع پشاور 718/140814	پی کے 10	34.93

2272 _ <u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں روز بروز نشہ کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کو ان کی روک تھام کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، آیا حکومت ان کی بحالی کیلئے مزید مراکز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں نشہ آور افراد کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

(ب) صوبائی حکومت نے منشیات کے عادی افراد کی بحالی کیلئے محکمہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین صوبہ خیبر پختونخوا کے تحت چلنے والے مندرجہ ذیل ادارے قائم کئے ہیں:

(1) بحالی مرکز برائے عادی منشیات پشاور۔

(2) بحالی مرکز برائے عادی منشیات کوہاٹ۔

(3) بحالی مرکز برائے عادی منشیات سوات۔

(4) بحالی مرکز برائے عادی منشیات دیر لوئر۔

(5) بحالی مرکز برائے عادی منشیات ڈیرہ اسماعیل خان۔

صوبائی حکومت نے مندرجہ بالا مقامات پر منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے مراکز قائم کئے ہیں جبکہ مردان، نوشہرہ، کرک میں موجودہ مالی سال 15-2014 کے ترقیاتی پروگرام میں نئے منصوبے شامل کئے ہیں۔ مندرجہ بالا مراکز کے ہر ادارے میں بیک وقت تیس پینتیس افراد کے رہنے کی گنجائش ہے جن میں ان کو مفت خوراک، رہائش، مذہبی اور جدید تعلیم کے علاوہ مختلف مہارتیں جیسا کہ الیکٹریشن، کیننگ، ٹیلرنگ اور کارپینٹر کا کام سکھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دوست فاؤنڈیشن کے تعاون سے بھی منشیات کے عادی افراد کے علاج و معالجے اور بحالی پروگرام جای ہے، تاحال 150 سے زائد افراد کو دوست فاؤنڈیشن کے حوالے کیا جاچکا ہے۔

2280 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے PPHI نامی پراجیکٹ کو گاڑیاں فراہم کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پراجیکٹ کے آغاز سے تاحال کتنی گاڑیاں مہیا کی گئیں، ان کے نمبروں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ گاڑیاں کن کن مقاصد کیلئے استعمال کی جارہی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) یہ درست نہیں ہے۔

(ب) ٹرانسپورٹ سیکشن ایڈمن ڈیپارٹمنٹ نے PPHI نامی پراجیکٹ کو کسی قسم کی بھی گاڑیاں فراہم نہیں کی ہیں اور نہ ان کی تفصیل کے بارے میں معلومات ہیں۔ ان کی تفصیل PPHI پراجیکٹ سے حاصل کی جائے یا متعلقہ محکمے سے حاصل کی جائے۔

2313 _ Mr. Noor Salim Malik: Will the Minister for Irrigation be pleased to state that:

(a) Is it true that Department has made appointments in District Lakki Marwat since May 2013;

(b) If yes, then please provide:

(i) Complete data of appointees including their names, residence, domicile and test result with name of posts they were appointed for;

(ii) Procedure adopted for the said appointments and;

(iii) Whether merit was observed in the said appointments?

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) بھرتی شدہ اشخاص کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	ولدیت	پوسٹ کی نوعیت	پتہ	ڈومیسائل
1۔	شادی اللہ	حمید اللہ	میٹ	خواجہ خیل	لکی مروت
2۔	شاکر اللہ	غلام فرید	میٹ	غزنی خیل	لکی مروت
3۔	محمد زعفران	عبدالحمید	ریگولیشن جمعدار	حیات خیل	لکی مروت
4۔	نثار احمد	عبدالجلیل	ریگولیشن بیلدار	تاجہ زئی	لکی مروت
5۔	شیر عالم	محمد اسلم	میٹ	نار سپرلے	لکی مروت
6۔	افتخار احمد	حیات اللہ	میٹ	آدم زئی	لکی مروت
7۔	ضیاءالدین	امیر صاحب خان	چوکیدار	تاج زئی	لکی مروت
8۔	حضرت بلال	شوکت اللہ	ریگولیشن جمعدار	تاج زئی	لکی مروت
9۔	حنیف اللہ	میر اللہ	بیلدار	جابو خیل	لکی مروت
10۔	انور خان	بلقیار خان	بیلدار	ٹیپ تختی خیل	لکی مروت
11۔	عثمان اللہ	حبیب اللہ	ریگولیشن بیلدار	حیات خیل	لکی مروت
12۔	سید نواز	شاہ نواز	بیلدار	فرید خان	لکی مروت
13۔	رضا خان	اخیاء جان	سویپر	خواجہ خیل	لکی مروت
14۔	محمد طارق	میر جان	میٹ	کوٹکہ محمد خان	لکی مروت
15۔	کامران خان	محمد یعقوب	بدرگہ	بھانگی خان	لکی مروت

مندرجہ بالا اشخاص بذریعہ دفتر روزگار اور محکمانہ سلیکشن کمیٹی کے ذریعے بھرتی کئے گئے ہیں۔

2338 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے صوبائی وزراء اور خصوصی معاونین کیلئے نئی گاڑیاں خریدی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کل کتنی گاڑیاں خریدی گئی ہیں، فی گاڑی کی قیمت، کمپنی، ماڈل اور سی سی کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز کن کن وزراء کو الاٹ کی گئی ہیں؛

(ii) ٹرانسپورٹ پول محکمہ انتظامیہ کے پاس پہلے سے موجود گاڑیوں کی تعداد، ماڈل، کمپنی اور سی سی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(سوال کا محکمانہ جواب موصول نہیں ہوا)

جناب سپیکر: اجلاس کو مورخہ 15-06-2015 بروز پیر بوقت سہ پہر دو بجے تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 15 جون 2015ء بعداز دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)